آتش بازی اور لائیٹنگ

صرف آرائش اور کھیل یا؟

www.KitaboSunnat.com

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم وحکمت
0321-4609092
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
مشربہ علم وحکمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

آتش بازی اور لائیٹنگ
صرف آرائش اور کھیل یا؟

اُمِّ عبدِمنیب

مشربہ علم وحکمت (دارالشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان
0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مشربہِ علم وحکمت محفوظ ھیں

اہتمام محمد عبد منیب
ناشر مشربہِ علم وحکمت
اشاعت اول رجب ۱۴۲۹ھ
قیمت 28.00

ناشر: ☜ مشربہِ علم وحکمت (دار الشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: ☜ دار الکتب السّلفیہ
(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

آگ ایک مخلوق	5
آگ دورِ قدیم میں	6
آگ دیوتا کی حیثیت سے	7
آگ باطل مذاہب کی رسومات میں	9
آگ اور شیطان	17
شیطان آگ سے اور آگ جہنم سے	19
عذابِ الٰہی کی صورت صرف آگ	21
انبیاء آگ ہی سے ڈرانے کے لیے آئے	22
آگ انسان کی دشمن	22
سوتے وقت آگ بجھایا کرو	23
لائیٹنگ (چراغاں)	24
آگ سے آرائش؟	27
کھلونے، آلات اور جوتوں میں بلب کا استعمال	28
کافر قوموں کی مشابہت حرام	28
ضروریات میں آگ کا اسراف	31

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرم گرم کھانا نہیں	31
دوسروں کی حق تلفی	34
نعمتوں کی جواب دہی	35
مومن کے لیے عیش وعشرت کی ممانعت	36
اللہ کے بندو! ڈرو آگ سے	37

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ ایک مخلوق

آگ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی مخلوقات کی طرح ایک مخلوق ہے، جس کے جلنے سے حرارت اور روشنی پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایک پوشیدہ توانائی کا نام ہے جو ایندھن کے اندر مخفی ہوتی ہے۔ ہر ایندھن سے توانائی حاصل کرنے کا مخصوص طریقہ ہے، آگ جب تک جل رہی ہو اس کی زد میں جو بھی چیز آئے وہ جل کر بھسم ہو جاتی ہے۔ آگ کی ایک چنگاری پورے شہر یا جنگل کو جلانے کے لیے کافی ہوتی ہے سوائے مٹی اور پانی کے دیگر تمام چیزیں جلنے میں اس کو مدد دیتی ہیں بشرطیکہ اسے آکسیجن ملتی رہے۔

سورج، چاند، ستارے، آتش فشاں پہاڑ، زمین کے اندر پوشیدہ گیسیں، کوئلہ، یورینیم، پٹرول، مٹی کا تیل، ہر قسم کی لکڑی، ہر قسم کے تیل سب آگ ہی کے ذخائر ہیں۔ خود زمین کے اندر کی سطح گرم لاوے سے کھول رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ اس نے انسان کو حیرت انگیز عقل عطا کی، اس عقل کے بل پر اس نے دنیا کی ہر چیز میں موجود توانائی، حرارت اور آگ کو حاصل کرنے اور اسے قابو کر کے اس سے مفید کام لینے کا ڈھنگ سکھایا۔ بجلی، گیس، بیٹری، ایٹمی توانائی اور شمسی توانائی کی صورت کوئی چیز ایسی نہیں جس میں ایندھن یعنی آگ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیادی عنصر کے طور پر شامل نہ ہو۔

ہمارے گھروں کی دیواروں میں ہمہ وقت بجلی اور سوئی گیس کے کنکشن دوڑتے رہتے ہیں۔ اگر ان کی سپلائی بند ہو جائے تو ہمارے کام وہیں رک جائیں۔ آگ ہی سے انسان نے مہلک ترین ہتھیار اور بم ایجاد کیے۔

آگ دورِ قدیم میں:

دورِ قدیم میں لوگ درندوں سے بچنے کے لیے اپنے اردگرد آگ کا الاؤ روشن کر لیتے۔ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے اس پر جلتی آگ پھینک دی جاتی۔ جب کوئی شخص اپنے ٹھکانے سے دور چلا جاتا اور رات ہو جاتی تو اس کے گھر والے آگ روشن کرتے تاکہ وہ جلتی آگ دیکھ کر اس سمت آ سکے۔ جب کسی اہم کام کے لیے لوگوں کو جمع کرنا ہوتا تو قبیلے یا گاؤں کا سربراہ آگ کا الاؤ کسی بلند جگہ پر روشن کرنے کا حکم دیتا۔ لوگ روشنی دیکھ کر سمجھ جاتے کہ کسی خاص مقصد کے لیے انہیں جمع ہونے کا حکم دیا جا رہا ہے۔

جب کوئی شخص بیمار ہوتا، اسے چوٹ لگ جاتی تو اسے آگ کے قریب بیٹھنے سے سکون محسوس ہوتا، یہی تجربہ ٹکور کرنے کے طریقِ علاج کی بنیاد بنا۔ بھاپ لینے کا طریق علاج بھی آگ ہی کا مرہون ہے۔

سردیوں میں لوگ رات بھر آگ کا الاؤ جلائے رکھتے جس سے ہوا گرم رہتی اور سردی سے بچاؤ ہوتا۔ دورِ حاضر میں ہیٹر اور کوئلوں کی انگیٹھیاں اسی کی ترقی یافتہ شکل ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوشت کچا کھایا جاتا لیکن جب آگ پر بھُنا ہوا گوشت کھایا گیا تو وہ کچے گوشت کی نسبت زیادہ نرم اور لذیذ تھا۔ اسی سے گوشت روسٹ کرنے اور سبزیاں پکا کر کھانے کا رواج عام ہوا۔

دارالحکومت سے سرحدوں تک بڑے بڑے مینار بنائے جاتے۔ اگر سرحد پر موجود فوج کو مزید کمک کی ضرورت ہوتی تو قریبی مینار کا نگران مینار کے اوپر آگ کا الاؤ روشن کرتا، اس آگ کو دیکھ کر دوسرے مینار کا نگران بھی آگ روشن کرتا، یوں ہر مینار پر آگ روشن کر دی جاتی اور دارالحکومت میں پتا چل جاتا کہ کمک کی ضرورت ہے لہٰذا کمک بھیج دی جاتی۔ یہ طریقہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں ایجاد کیا، جو مینار اس مقصد کے لیے بنائے جاتے انہیں مناظیر کہا جاتا تھا۔ (سیرت عمراز ابن جوزی) دورِ حاضر میں برقی لہروں کو کنٹرول کرنے، جہازوں کی رفتار اور سمت جانچنے، خلائی سیاروں اور ٹیلی فونک تاروں کے کنکشن کے لیے بڑے بڑے ٹاور اور کھمبے انہی مناظیر کی ترقی یافتہ شکل ہیں۔

آگ دیوتا کی حیثیت سے :

انسان نے جب دیکھا کہ سورج کی وجہ سے فصلیں پکتی اور موسم تبدیل ہوتے ہیں۔ چاند بھی فصلوں اور سمندروں پر اثر انداز ہوتا ہے، رات کو ستاروں کی وجہ سے راستوں اور سمتوں کا پتا چلتا ہے۔ دن کو سورج نکلتے ہی زندگی رواں دواں ہو جاتی ہے لیکن غروب ہوتے ہی ساری چہل پہل ختم ہو جاتی ہے اور سناٹا چھا جاتا ہے۔

آگ سے ہر قسم کے کھانے تیار ہوتے اور تاریک راتوں میں آگ ہی موم بتی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، چراغ وغیرہ کی شکل میں روشنی کرتی، دشمن سے بچاؤ کے لیے، دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ آگ سب سے بڑا ہتھیار ہوتا۔ آگ پر مختلف معدنیات تپا کر پہلے سادہ اور پھر پیچیدہ اوزار بنائے گئے۔

آگ پر تپا کر چکنی مٹی سے اینٹیں اور ہر طرح کے برتن ایجاد کیے گئے۔ جب طوفان آتے، بارشیں ہوتیں، سورج گرہن لگ جاتا، آسمانی بجلی گرتی، بادل چمکتے اور گرجتے، گرمیوں میں شدت کی گرمی پڑتی تو لوگ گھبرا جاتے، آگ کا حصول دشوار ہو جاتا، شیطان نے لوگوں کے دلوں میں ڈال دیا کہ ایسے میں سورج دیوتا ان سے ناراض ہو جاتا ہے لہٰذا اس کو خوش کرنا چاہیے۔

جب طویل بارشوں کے بعد سورج نکلتا، زمین خشک ہو کر دوبارہ آنے جانے کے راستے بن جاتے، گرمی کی شدت کم ہو جاتی، فصلیں پکنے کے بعد دھوپ میں خشک کر کے انہیں گاہ کر دانہ اور بھوسہ الگ کیا جاتا اور فصل کو آگ پر پکا کر کھایا جاتا تو لوگ خوش ہو جاتے وہ سمجھتے کہ یہ سب سورج دیوتا کی مہربانی سے ہوا ہے۔

غرض جب جاہل لوگوں نے دیکھا کہ دنیا میں اکثر کام آگ یا آگ والی چیزوں ہی کے مرہون ہیں تو شیطان نے آگ کے دیوتا ہونے کا تصور ان کے دلوں میں جما دیا۔ یوں آگ کی پوجا شروع ہوگئی اور شیطان کا مقصد پورا ہو گیا۔

چنانچہ اسلام کے علاوہ جتنے بھی باطل مذاہب ہیں ان سب میں کسی نہ کسی طرح آگ یا آگ سے متعلقہ چیزیں دیوتا مانی گئی ہیں اور ان سب میں سے سورج کو سب سے بڑا دیوتا کہا گیا ہے۔ قدیم ترین مصری تہذیب میں دو دیوتا مانے جاتے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے ❶ سورج دیوتا ❷ دریائے نیل کا دیوتا۔ (ماہنامہ الدعوۃ: جون جولائی ۲۰۰۴ تہذیب و مذاہب عالم از شیما ربانی لیکچرار گورنمنٹ پی ای سی ایچ کالج)

ہندوؤں کے ہاں ''اگنی دیوتا'' کا تصور عام ہے۔ ہندوؤں نے برجوں سے منسوب کر کے ہفتے کے دنوں کے نام رکھے اور ہر کام میں زائچہ بنا کر سعد اور نحس گھڑیوں کے چکر میں پڑ گئے۔

اہلِ یونان نے بھی سورج، چاند، ستاروں اور آگ کی مختلف شکلوں میں پوجا شروع کر دی اور ہفتے کے دنوں کے نام برجوں کے نام پر رکھے جنہیں وہ دیوتا کہتے۔ ہفتے کے دنوں کے انگلش نام ان دیوتاؤں ہی کے نام سے منسوب ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام نے ہوش سنبھالا تو انہوں نے اپنی قوم کو بتوں کے ساتھ ساتھ سورج، چاند اور ستاروں کی پوجا کرتے دیکھا۔ جس کی تردید انہوں نے ان میں غور وفکر کر کے بڑی حکمت اور ناقابلِ تردید دلائل کے ساتھ کی۔ جس کا ذکر قرآنِ حکیم (سورۃ الانعام: ۸۰ تا ۷۵) میں موجود ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کی دعوتِ توحید کے ''جرم'' میں ان کی قوم نے بڑی آگ بھڑکا کر ''آگ دیوتا'' کے ہاتھوں آپ علیہ السلام کو سزا دینے کا فیصلہ کیا لیکن آگ کے خالق نے آگ کو ابراہیم علیہ السلام کے لیے ٹھنڈک اور سلامتی کا باعث بنا دیا۔

آگ مختلف باطل مذاہب کی رسومات میں:

باطل مذاہب میں آگ اور روشنی دیوتا ہونے کی وجہ سے اس قدر اہمیت اختیار کر گئے کہ خوشی اور غمی کی ہر تقریب پر آگ دیوتا کو کسی نہ کسی صورت شامل کیا جاتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشی کے مواقع پر موم بتی جلائی جاتی ہے اور غمی کے موقع پر چراغ، جب کہ کسی مقابلے کی تقریب ہو، کھیل یا میدانِ جنگ ہو تو اس میں مشعل (آگ کا شعلہ) لے کر آگے آگے چلنے کا رواج ہے۔ جن جگہوں یا محفلوں کو باطل مذاہب کے لوگ مقدس سمجھتے ہیں وہاں اگر بتیاں، عود اور لوبان وغیرہ جلائے جاتے ہیں تاکہ خوشبو پھیلے۔ دیوتا اور اوتاروں کی روحوں کا استقبال اس محفل یا جگہ پر جلتی خوشبوؤں کے ساتھ کیا جائے۔ ان کی یہ رسومات زمانہِ قدیم سے اب تک جاری ہیں۔ مثلاً

☆ شادی کا آغاز موم بتی جلا کر کیا جاتا ہے۔ رات کے وقت مہندی کے تھال میں موم بتیاں جلا کر رسمِ حنا ادا کی جاتی ہے۔ دورِ حاضر میں موم بتیوں کے ساتھ ساتھ لائیٹنگ کا طریقہ بھی آ گیا ہے۔ ''اگنی دیوتا'' سے مدد مانگنے اور برکت حاصل کرنے کے اس طریقے پر دل کھول کر مال خرچ کیا جاتا ہے۔ یہ رسم دن بدن مسلمانوں میں بھی عام ہوتی جا رہی ہے۔

☆ ہندومت میں شادی پر دلہا دلہن کو ''اگنی دیوتا'' کو خوش کرنے کے لیے آگ کے گرد سات چکر لگوائے جاتے ہیں۔ ان پھیروں میں ان کے دامن کو ایک دوسرے سے باندھ دیا جاتا ہے۔ ساتھ ساتھ برہمن اشلوک پڑھتے ہیں۔

(زیرو پوائنٹ سے تاج محل تک ص: ۷۵)

☆ جب برات لڑکی والوں کے گھر کے قریب پہنچتی ہے تو بڑے بڑے گولے داغ کر اور آتش بازی کر کے اپنی آمد کی خبر پورے علاقے کو دی جاتی ہے۔ آج کل ہوائی فائرنگ کا بھی رواج ہو گیا ہے۔ یہ ''اگنی دیوتا'' کو پوجا کرنے والی ہندو قوم کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسم ہے جسے مسلمان بھی من وعن کر کے ''آگ دیوتا'' کو خوش کرنے کا لاشعوری ارتکاب کر رہے ہیں۔

☆ مجوسی یعنی آتش پرست آگ کے تقدس کے قائل ہیں ۔ان کے ہاں دو خداؤں کا تصور ہے خدائے خیر اور خدائے شر۔ چنانچہ وہ خدا کے سامنے ہر وقت آگ جلائے رکھتے ہیں نیز بادشاہ کو بھی دیوتا قرار دیتے ہیں۔

☆ سہرا اسی آتش پرست قوم کی ایجاد ہے۔ وہ اسے پنجۂ آفتاب کہتے ہیں۔ جب دولہا کو سہرا لگایا جاتا تو اس کا چہرہ آفتاب کی طرح روشن ہو جاتا اور اس کی لڑیوں کو پنجے کی انگلیوں سے تشبیہ دی گئی۔ آتش پرست، ہندوؤں اور بت پرست قوموں میں خاوند بیوی کے لیے ''خداوند، مجازی خدا یا دیوتا'' ہوتا ہے۔

☆ ہندو ہولی کے تہوار پر لال پیلے رنگ پانی میں ملا کر ایک دوسرے پر پھینکتے ہیں اور راکھی باندھتے ہیں، صبح سے لے کر شام تک یہ کھیل جاری رہتا ہے۔ شام کو آگ کا الاؤ روشن کر کے ارد گرد ڈھول بجاتے ہیں، مرد، عورتیں بچے بوڑھے سب رقص کرتے اور آگ کے گرد چکر لگاتے ہیں۔

پاکستان میں ہولی کے موقع پر پنڈت اچاریہ شوک نامی کے ساتھ شجاعت حسین، مشاہد حسین اور وزیر مذہبی امور اعجاز الحق نے بھی ہولی منائی، پنڈت اچاریہ شوک نے تینوں کو نارنجی رنگ کا پٹکا باندھا۔ تینوں کی مانگ میں سیندھور بھرا۔ اس موقع پر مسلم لیگ کے قائدین نے آگ کے گرد چکر لگائے۔

(ماہنامہ طیبات، ہفت روزہ امت کراچی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ دیوالی ہندوؤں کی موسم خزاں کی بڑی بڑی تقریبات میں سے ہے۔ جو اکتوبر نومبر میں منائی جاتی ہے، اس موقع پر روشنیاں کی جاتی ہیں اور کالی دیوی المعروف بہ لکشمی کی پوجا کی جاتی ہے۔ (الاعتصام، ۲۶ ذوالحجہ ۱۴۱۸ محمد اسلم رانا ایڈیٹر ''المذاہب'')

پھل جھڑیاں، انار، پٹاخے، موم بتیاں جلا کر ہلّہ گلّہ کیا جاتا ہے۔ ہر سال اس کی وجہ سے جانی نقصان ہوتا ہے اور کئی لوگ معذور ہوتے ہیں۔ مسلمان ہندوؤں کے ان تہوار کی نقل میں شبِ معراج اور شبِ برات منا کر آتش بازی کرتے، پھل جھڑیاں، انار، پٹاخے وغیرہ چھوڑتے ہیں۔

☆ جو سیاست دان یا مقابلہ باز جیت جائے وہ خوشی کے اظہار میں گولے داغ کر، آتش بازی چھوڑ کر اور بھنگڑا ڈال کر اپنے حریف پر دھونس جماتا ہے۔

☆ کسی سرکاری مہمان کی آمد پر گولے داغنا اور ۲۱ توپوں کی سلامی دینا بھی اسی آتش بازی کی شکل ہے۔

☆ آتش پرست مجوسی جنہیں پارسی بھی کہا جاتا ہے ہر نئے سال پر خوشیاں منا کر سورج دیوتا کا استقبال کرتے ہیں، ان کے اس جشن کا نام ''نوروز'' ہے۔ ساز، راگ، رنگ، ناچ، شراب، دعوتیں، آتش بازی، پٹاخے اس تہوار کا اہم حصہ ہے۔ جگہ جگہ الاؤ جلا کر بچے اور بڑے آگ پھلانگنے کے مظاہرے بھی کرتے ہیں، ان مظاہروں میں اکثر جانیں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔

☆ عیسائی، یہودی وغیرہ نئے سال کی آمد پر اسی قسم کی رسومات ادا کرتے ہیں۔ آج کل اسے ''نیو ائیر ڈے'' کہا جاتا ہے۔ افسوس یہ کہ مسلمان نئی نسل بھی نیو ائیر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈے مناتی ہے اور یورپی لوگوں سے بڑھ کر خرافات کا مظاہرہ کرتی ہے۔

☆ پاکستان میں مختلف میلوں اور تہواروں پر نیز عید کے ایام میں "لکی ایرانی سرکس" آتش پرستوں ہی کی رسومات کا تسلسل ہے جو ہمارے ملک میں ویسے تو سارا سال جاری رہتا ہے لیکن تہواروں پر اس میں تیزی آجاتی ہے۔ مختلف قسم کی بے حیائیوں اور خباثتوں کے علاوہ آگ کے کرتب، منہ کے اندر تیل یا پٹرول ڈال کر آگ لگانا، موت کا کنواں، آگ کے گڑھوں کو پھلانگنا،، آگ لگے ہوئے ٹائروں کے اندر سے گزرنا، اس کے مظاہروں میں شامل ہے۔

☆ سالگرہ پر موم بتیاں جلا کر "سورج دیوتا" کو خوش کیا جاتا ہے۔ جس کا ایک چکر ایک سال پر محیط ہے۔ جتنے سال عمر، اتنی بتیاں جلائی جاتی ہیں۔

☆ قدیم یونانی اولمپیا کے کھنڈرات میں واقع ہیرازیوس کے مندر کے سامنے (شعلہ) مشعل کو جلا کر تقریبات کا آغاز کرتے، یونانی لڑکیوں کو دیویوں کے لباس پہنا کر ان کے سر پر زیتون کے پتوں کی شکل کے تاج رکھے جاتے جو امن کی نشان دہی کرتے ہیں۔ لڑکیاں اس مشعل کو اٹھائے آگے بڑھتیں پھر ایک شعلے سے دوسرا شعلہ جلایا جاتا۔ دورِ حاضر میں اس مشعل کو اولمپیا سے روشن کر کے ایک کھلاڑی سے دوسرے کھلاڑی کے ہاتھ میں دیتے ہوئے مختلف ملکوں میں لے جایا جاتا ہے اور جہاں اولمپک گیمز کا انعقاد ہونا ہوتا ہے وہاں اس مشعل کو پورے گراؤنڈ کا چکر لگوا کر ایک جگہ رکھ دیا جاتا ہے اور کھیلوں کے اختتام تک یہ شعلہ جلتا رہتا ہے۔

(دیکھیے سکندر سے سکندر تک ص: ۱۳۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں سیف گیمز کے موقع پر بھی ایسے ہی کیا جاتا ہے۔نویں سیف گیمز کا آغاز مزار قائد پر مشعل روشن کر کے کیا گیا جسے ٹرین کے ذریعے کوئٹہ، پھر لاہور، پشاور اور اسلام آباد لایا گیا، ۱۹ مارچ سے ۲۸ مارچ تک کے اس سفر میں ہر شہر میں وسیع پیمانے پر تقریب کی گئی۔ تفصیل کے لیے دیکھیے۔

(سیف گیمز مشعل از حنا محمود، نوائے وقت)

☆ آتش پرست اپنے معبد میں ہر وقت آگ روشن رکھتے ہیں ان کے ہاں جو شخص آگ جلانے پر مامور (موبد) ہوتا ہے وہ بہت مقدس اور پہنچا ہوا سمجھا جاتا ہے۔

ہندو جوگی بھی اپنے پاس آگ کا الاؤ جسے ''مچ'' کہا جاتا ہے، روشن رکھتے ہیں۔ان کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں بھی جاہل اور گمراہ درویش اپنی کٹیا پر ''مچ'' جلاتے ہیں۔

☆ جاہل مسلمان مزاروں پر اُپلے جلا کر دھواں کرتے ہیں ۔ نیز اس کی منت بھی مانی جاتی ہے جو ہندوؤں ہی کی تقلید ہے۔

☆ ہندو کا عقیدہ ہے کہ رات کا اندھیرا ہوتے ہی گھر میں دیا ضرور جلانا چاہیے ورنہ یہ نحوست کی علامت ہے کہ آباد گھر میں روشنی نہ کی جائے ۔ پنجاب کے جاہل مسلمانوں میں بھی یہی عقیدہ پایا جاتا ہے۔

☆ ہندوؤں میں کوئی مر جائے تو جس جگہ پر مردے کی چارپائی بچھی ہوتی تھی وہاں چالیس دن دیا جلایا جاتا ہے اور برہمنوں کو کھانا بھیجتے ہیں۔ان کے خیال میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردے کی روح روزانہ اس جگہ آتی ہے اور کھانا بھجوانے اور دیا جلانے سے چین محسوس کرتی ہے۔ بعض جاہل مسلمان بھی اس جگہ چالیس روز چراغ جلاتے اور ''ختم شریف'' پڑھوا کر مولوی صاحب کو کھانا دیتے ہیں۔

☆ ہندو لوگ مردے کی لاش کو جلاتے ہیں کیونکہ ان کے عقیدے کے مطابق آگ میت کو پوتر یعنی گناہوں سے پاک کر دیتی ہے۔ برہمن کی لاش جلانے کے لیے عود کی مہنگی ترین لکڑی جلائی جاتی ہے۔ تیسرے دن مردے کے دماغ کی راکھ کو ایک رومال میں باندھ کر زمین میں دفن کر کے اوپر مڑھی بنا کر پھول چڑھاتے اور دیا جلاتے ہیں اور بقیہ راکھ گنگا جمنا میں بہا دیتے ہیں وہ اس دن کو پھُل کہتے ہیں۔ ہندو کی نقل میں جاہل مسلمان خود ساختہ رسم قل کرتے، مردے کی قبر پر چراغ جلاتے اور پھول چڑھاتے ہیں۔

☆ جو جگہ یا مجلس روحانی اور مقدس سمجھی جاتی ہے اس میں آتش پرست اور ہندو اگر بتیاں اور عود، لوبان وغیرہ جلاتے ہیں چنانچہ ہندو کی عورتیں سیندور لگا کر ہاتھوں میں اگر بتیاں جلا کر مورتیوں کے سامنے ماتھا ٹیکنے آتی ہیں۔ ان کی نقل میں مسلمان بھی میلاد کی مجلس، کسی بھی ختم شریف کی مجلس، قرآن خوانی کی مجلس، یٰسین خوانی کی مجلس، عشرہ محرم کی مجلس وغیرہ میں اگر بتی جلا کر ''اگنی دیوتا'' کو خوش کرنے کا لاشعوری ارتکاب کرتے ہیں۔ حالانکہ بنیادی طور پر مندرجہ بالا تمام رسومات بھی شرک اور بدعت ہیں ان کی دینِ اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

☆ ہر جمعرات کو بزرگوں کے مزاروں پر چراغ جلانے کی رسم بھی مسلمانوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوؤں ہی سے لی ہے۔

غرض آگ پر مشتمل بہت سی ایسی آگ پر مشتمل رسومات ہیں جن کا چلن ہمارے ہاں بھی عام ہے جب کہ باطل پرست مشرکوں کے ہاں آگ کسی نہ کسی صورت دیوتا بن کر شامل رہتی ہے۔

''زیرو پوائنٹ سے تاج محل تک'' کے مصنف لکھتے ہیں: ''ہندومت میں کسی بھی سیاسی، مذہبی یا سماجی تقریب کا آغاز آگ یا موم بتی جلا کر کیا جاتا ہے۔ جس کا مقصد اگنی دیوتا کو خوش کرنا ہے۔ یہ روشنی اور نور کا دیوتا ہے اور اس کا کام ہندومت کے دشمنوں کو بھسم کرنا ہے۔ آریہ سماج وغیرہ اور قدیم ایرانی سبھی نیک شگون کے لیے آگ جلانے کا سہارا لیتے ہیں اور اس کی پوجا کرتے ہیں دراصل یہ سب مذاہب ہندومت ہی کی ترقی یافتہ یا تحریف شدہ شکلیں ہیں۔'' (ص:۱۶۴)

چنانچہ دشمنوں کو بھسم کرنے کے لیے ہندو، اہلِ یونان اور یہودی وغیرہ کچھ جنتر منتر پڑھ کر روئی کا فتیلہ یا اپنے دشمن کا پُتلا بنا کر، اس پر مختلف نقش و نگار بنا کر اسے آگ میں جلاتے ہیں جس میں یہ عقیدہ کارفرما ہوتا ہے کہ ''اگنی دیوتا'' یعنی آگ ہمارے دشمن کو اسی طرح جلا دے گی جس طرح یہ فتیلہ، مورتی، پُتلا یا نقش و نگار جل کر بھسم ہو گئے ہیں۔

ان کی نقل میں مسلمان جاہل عامل بھی یہ شرک کر رہے ہیں۔

☆ سیاسی لوگوں کا کسی دشمن کے پتلے جلانا، کسی ملک کا جھنڈا نذرِ آتش کرنا بھی دشمنی اور نفرت کا ایک انداز ہے جو کافر اور مشرک قوموں ہی کا وطیرہ ہے۔ اسلام نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قسم کا کوئی حکم نہیں دیا۔

آگ اور شیطان:

آگ کو ہر باطل مذہب میں دیوتا بنائے جانے کا سبب یہ ہے کہ شیطان خود بھی آگ سے بنایا گیا ہے۔ اس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ بیان کی:۔

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۔

''اس نے کہا میں اس سے افضل ہوں مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے بنایا ہے۔'' (الاعراف:۱۲)

شیطان اور اس کی پوری نسل یعنی جنات آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔ چونکہ شیطان نے اللہ تعالیٰ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ آدم کو دائیں، بائیں اور آگے پیچھے سے آکر بہکائے گا، لہٰذا اس کی سرتوڑ کوشش یہی ہوتی ہے کہ انسان اگر نیکی کرے بھی تو اس میں کسی نہ کسی طرح اس کا حصہ شامل ہو۔ لہٰذا شیطان انسان کو آگ کی پوجا میں مشغول کر کے براہِ راست اپنی پوجا کرواتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صلّى صلاةَ الصُّبح ثمّ أقصِرْ عنِ الصلوة تَطْلُعَ الشمسُ حتّى تَرْتَفِعُ فإنّها تطلع حِيْنَ تَطْلُعُ بينَ قَرنِيْ شيطانٍ و حِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لها الكُفّار.

''صبح کی نماز پڑھ لو پھر ہر قسم کی نماز سے رکے رہو یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے پس جب یہ طلوع ہوتا ہے تو وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت کافر اسے سجدہ کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم : ۸۳۲) یہی بات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورج غروب ہونے کے بارے میں کہی گئی ہے۔

سورج آگ کی پوجا کرنے والوں کا سب سے بڑا دیوتا ہے، لہٰذا جب کافر سورج کی پوجا کے لیے جھکتے ہیں تو شیطان اس کے سامنے آکر اپنے سینگ جما کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

تکبر، غصہ اور حسد کی وجہ سے شیطان رجیم ولعین قرار پایا اور یہ سب آگ ہی کی پیداکردہ ہیں۔ غور کیجیے

یہ تکبر ہی تھا جس کے باعث شیطان نے کہا میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے۔ آگ کے شعلے جب بھڑکتے ہیں تو وہ اوپر اٹھتے ہیں۔ تکبر کی بھی یہی خاصیت ہے، کسی میں جس قدر تکبر زیادہ ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو دوسروں سے اتنا ہی اونچا سمجھتا ہے۔ اسے اپنے سامنے ہر کوئی کیڑے مکوڑوں کی طرح حقیر نظر آتا ہے شیطان کو تکبر ہی نے ذلیل کیا ؎

تکبر عزازیل را خوار کرد　　　بزندانِ لعنت گرفتار کرد

دنیا میں جتنے بھی خدائی کا دعویٰ کرنے والے، سرکش، ظالم اور جابر گزرے ان سب میں مشترک عادت تکبر ہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ.

"جس میں رائی کے برابر بھی تکبر ہوگا اللہ اسے جنت میں داخل نہیں کرے گا۔"

(مسلم، کتاب الایمان، ح: ۱۷۵)

حسد نے شیطان کو آدم علیہ السلام کا دشمن بنا دیا۔ اسی لیے اللہ کے حکم "فَاسْجُدُوْا لِاٰدَمَ"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نافرمانی کی۔ حسد ایک ایسی آگ ہے جس میں حسد کرنے والا تب تک جلتا رہتا ہے جب تک کہ اس کے دشمن سے وہ نعمت نہ چھن جائے جس کے ملنے پر وہ حسد میں گرفتار ہوا ہو یا پھر یہ کہ جس سے وہ حسد کر رہا ہے وہ خود ہی ختم ہو جائے۔

شیطان کی تیسری جہنمی عادت غصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس کو غصہ آتا ہے اس کا خون گرم ہو جاتا ہے، چہرہ خون کی تپش کی وجہ سے سرخ ہو جاتا ہے۔ آنکھیں ایسی لال ہو جاتی ہیں جیسے انگارہ۔ جس طرح آگ جلتے ہوئے بہت زیادہ توانائی پیدا کرتی ہے اسی طرح جب انسان کو غصہ آتا ہے تو غصے کی وجہ سے اس میں معمول سے زیادہ طاقت آ جاتی ہے، وہ بھاری بھاری چیزیں اٹھا کر پٹخ دیتا ہے۔ اس کی آواز عام حالت کی آواز سے کئی گنا اونچی ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں اس کی لگائی ہوئی ضرب بھی شدید ہوتی ہے۔ غصہ شیطان ہی کی طرف سے ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص کو دیکھ کر فرمایا:

جس کی غصے کی وجہ سے رگیں پھول گئیں تھیں کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے اگر یہ کہہ لے تو اس کی یہ حالت دور ہو جائے یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم. (مسلم، کتاب الآداب)

شیطان آگ سے اور آگ جہنم سے :

شیطان روزِ اول ہی سے آگ اور آگ سے منسوب چیزوں کو اپنے آلۂ کار کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔ جہنم جو آگ کا سب سے بڑا مرکز اور منبع ہے اس کا سب سے بڑا جہنمی خود شیطان ہوگا جو آگ ہی سے پیدا کیا گیا ہے اور اس نے ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدم کو آگ کی طرف بلانے کا کام ہی اپنے ذمے لیا ہوا ہے۔ گمراہ لوگوں میں وہ آگ کو دیوتا منواتا اور آگ ہی کی مختلف طریقوں سے پوجا کرواتا ہے۔

گو آگ ہماری ضرورت بھی ہے لیکن اس کا منبع جہنم ہے، سورج جو دنیا میں آگ کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے اور اس کی تپش گرمی اور سردی کے موسم کا سبب بنتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں موسموں کے بارے میں فرمایا: اَشتکت النارُ اِلیٰ ربِها فقالت یارب اکل بعضی بعضًا ، فاَذِنَ لها بِنَفَسَیْنِ، نَفَسٍ فی الشتاءِ ونفَسٍ فی الصیف ، فَاَشَدُّ ماتجِدُوْنَ فِیْ الحرِّ و اشدُّ ما تجِدُون من الزمْهرير .

(بخاری ، کتاب مواقیت الصلوۃ ، ح: ۵۳۷، ۳۲۶۰)

”جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی ! اے میرے رب گرمی کی شدت کی وجہ سے میرا ایک حصہ دوسرے حصے کو کھا رہا ہے۔ (اس کے بعد) اللہ نے اسے سال میں دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی۔ ایک سانس سردیوں میں (اندر کی طرف) ایک سانس گرمیوں میں (باہر کی طرف) تم لوگ جو گرمیوں میں سخت گرمی پاتے ہو (وہ اسی سانس کی وجہ سے ہے) اور جو سردیوں میں سخت سردی پاتے ہو وہ اسی سانس کی وجہ سے ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے بخار کی گرمی کو بھی جہنم کی بھاپ کا باعث فرمایا اور حکم دیا کہ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کیا جائے۔ (بخاری، باب صفة النار ، ح: ۲۶۲ ۔ مسلم: ۵۷۲۳ ۔ ترمذی : ۲۰۷۳ ۔ ابنِ ماجه : ۳۴۷۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ایک بار رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا:

نارُكم جزءٌ من سبعِين جزءًا مِنْ نارِ جَهَنَّمَ ”تمہاری آگ جہنم کی آگ کے سترھویں حصے میں سے ایک ہے۔“ عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ یقیناً وہی (دنیا کی آگ جلانے کے لیے) کافی تھی۔ فرمایا: فُضِّلَتْ عليهِنّ تِسْعَةٍ وتِسْعِيْنَ جُزءًا كُلُّهُنَّ مِثْلَ حَرِّهَا . اس (جہنم کی آگ) کو (اس دنیا کی آگ کی) پر انہتر گنا زیادہ کیا گیا ہے، اس کے ہر حصے کی گرمی اس کی (دنیا کی آگ کی) مانند ہے۔“

(بخاری ، کتاب بدء الخلق ، باب صفة النار وانها مخلوقة : ٣٢٦٥)

عذابِ الٰہی کی صورت صرف آگ :

اللہ تعالیٰ نے اپنی نافرمانی کرنے والوں کے لیے عذاب کا اصل گھر آگ ہی کو قرار دیا نیز اس نے اس عذاب کے دینے میں کسی اور کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک سفر میں چیونٹیوں کا مسکن دیکھا جسے جلا دیا گیا تھا۔ آپ نے پوچھا: اسے کس نے جلایا؟ (راوی کہتے ہیں) ہم نے کہا ”ہم نے“۔ فرمایا:

انه لا ينبغي ان يُعذّب بالنّار اِلّا ربُّ النار .

”کسی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ آگ سے عذاب دے یہ حق تو صرف آگ کے رب ہی کو حاصل ہے۔“

(ابی داؤد ، کتاب الادب ، باب فی قتلِ لِذَرٌ ، ح: ٥٢٦٨)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء آگ ہی سے ڈرانے کے لیے آئے :

ہماری دشمن اس آگ ہی سے ڈرانے اور بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور رسول بھیجے۔ قرآن حکیم کی ہر آیت اللہ تعالیٰ کے عذاب ہی سے ڈرانے کے لیے ہے۔

آگ انسان کی دشمن :

آگ سے ضرورت کے وقت کام لینا انسان کا حق ہے لیکن اسے بغیر ضرورت جلائے رکھنا، اس سے پیار کرنا، کافروں کی طرح اسے اپنی رسومات اور عادات کا حصہ بنانا کسی صورت زیب نہیں دیتا۔ آگ بنیادی طور پر ہماری دشمن ہے، ہمارے دشمن شیطان کی پسندیدہ چیز ہے۔ دشمن سے ضرورت پڑنے پر سمجھداری سے کام تو نکلوایا جا سکتا ہے لیکن اس کو اپنا بے تکلف دوست بنانا یا اسے گلے لگانا اپنی ہلاکت کو خود دعوت دینا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دنیاوی آگ کی دشمنی کا بھی احساس دلایا اور اس سے محتاط رہنے کی تاکید کی ہے۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک چوہیا دیے کی بتی کھینچتی ہوئی لائی۔ اس نے اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے چٹائی پر رکھ دیا جس پر آپ تشریف فرما تھے۔ جس سے درہم برابر جگہ جل گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْا سُرُوجَكُم فانّ الشيطن يدُلُّ مِثْلَ هذه على هذا فتَحْرِقَكُمْ .

''جب تم سونے لگو تو چراغوں کو بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان اس (چوہیا) جیسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیزوں کی راہنمائی کرتا ہے اور ان کے ذریعے وہ تمہیں جلا دیتا ہے۔"

(سنن ابی داؤد ، کتاب الادب باب فی الطفاء النارِ باللیل ، ح: ٥٢٤٧)

سوتے وقت آگ بجھادیا کرو:

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تَتْرَكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُم حِينَ تنامُون .

"جب تم سوتے ہو تو گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑا کرو۔"

(سنن ابی داؤد :٥٢٤٦)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا كانَ جُنحِ الليلِ اَو اَمسَيتم فَكُفُّوا صبيانكم فانّ الشّيطانَ يَنتَشِرُ حِينَئِذٍ فاذا ذهب ساعةٌ من اللَّيل فخلّوهم واَغلِقوا الاَ بْوَابَ واذكروا اسم اللّٰهِ فِانّ الشيطن لا يَفْتَحُ بابًا مُغلَقًا واوْكوا قِرَبَكم واذْكُرواسْمَ اللّٰه وخَمّروا انِيَتَكُمْ واذْكُروا اسمَ اللّٰهِ ولو اَنْ تَعْرُضُوا عليها شيئا واَطْفِئُوا مصابِيْحَكُمْ .

"جب شام کا اندھیرا چھا جائے تو اپنے بچوں کو باہر نہ نکلنے دو کیونکہ شیطان اس وقت پھیل جاتے ہیں پھر جب ایک ساعت گزر جائے تو انہیں چھوڑ سکتے ہو اور دروازے بند کر لو اور اللہ کا نام لے لو کیونکہ شیطان بند دروازے نہیں کھول سکتا اور مشکیزوں کے منہ بسم اللہ کہہ کر باندھ دیا کرو اور بسم اللہ کہہ کر برتن ڈھانک دیا کرو اور اگر یہ نہ ہو تو کم از کم برتنوں پر کوئی آڑی چیز ہی رکھ دو اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"(مسلم، کتاب الاشربہ:)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں رات کو ایک گھر کے اندر گھر والے (آگ لگنے سے) جل گئے۔ جب یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ ھٰذِہِ النَّارُ انما ھِیَ عدوٌ لکم فاذا نِمتم فَاَطْفئوھا عنکم.

"بے شک یہ آگ ہے، یہ تمہاری دشمن ہے پس جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔" (صحیح مسلم، کتاب الاشربہ)

جی ہاں! یہ آگ ہی کے مختلف روپ ہیں جن کی وجہ سے آئے روز کئی حادثات ہوتے رہتے ہیں اور قیمتی جانیں اور املاک جل کر کھنڈر بن جاتی ہیں۔ کہیں سے آگ کی ذرا سی چنگاری بجلی کی تاروں کا ننگا رہ جانا یا سوئی گیس کا ذرا سا اخراج کروڑوں کے نقصان کا باعث بن جاتا ہے۔

لائٹینگ (چراغاں):

جب ہم اپنے آس پاس کے ماحول پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں آگ اپنے معاشرے میں ہر چیز پر چھائی ہوئی نظر آتی ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے ہم لوگوں نے کافروں کی تمام عادات کو اپنا لیا ہے۔ جن میں "اگنی دیوتا" یا "سورج دیوتا" سے منسوب موم بتی، شعلہ اور چراغاں نمایاں ہیں۔ ان میں سے اکثر کی نشان دہی گزشتہ صفحات میں کافر قوموں کی عادات بیان کرتے ہوئی کی جا چکی ہے۔

☆ رات کے وقت شہر کے کسی حصے میں چلے جائیے، سرکاری عمارات سے لے کر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام عمارات تک خصوصاً شادی ہال، سینما ہال، بڑے بڑے پلازے، عام دکانیں سب آگ کے جلتے انگاروں (بلبوں) سے سجائی بنائی گئی ہیں۔

☆ اشتہارات، سائن بورڈ، فوارے، پارک، نہر کا شہر کے اندر سے گزرنے والا حصہ، سب مختلف رنگ کی روشنیوں اور ان روشنیوں سے بنائے گئے مختلف مجسموں کا سلسلہ۔

☆ تقریبات گھریلو ہوں یا عوامی، رات کو منانے کا رواج عام ہوگیا ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ رات کے وقت رنگ برنگی لائٹوں میں کپڑے، زیور، میک اپ خوب چمکتا دمکتا ہے، لائٹنگ سے بزعمِ خود تقریب کو چار چاند لگ جاتے ہیں، روشنیوں میں تصویریں خوب نکھر کر کیمرے کی فلم پر آتی ہیں۔ پورا گھر اور پورا ہال، پھر اس میں ڈانس، مووی، بے پردگی، سب کچھ مل کر ان تقریبات کو آگ کے حصار میں لے آتا ہے، شیطان خوش کیوں نہ ہو یہی تو وہ چاہتا ہے۔ بڑے بڑے نمازی لوگوں کی نمازیں رات کی تقریبات ہضم کر جاتی ہیں اور کسی کو اس زیاں پر افسوس تک نہیں ہوتا۔

☆ مذہبی تقریبات میں سے عِیدین شریعت نے مقرر کی ہیں لیکن ہماری قوم نے ان کو بھی اپنی مرضی کے رنگ میں رنگ لیا ہے، عیدالفطر منانے کی بجائے "چاند رات" اور ٹرو اور مرو اور بعد میں "عید فیسٹیول" اور "عید میلے" کے نام پر جو خرافات ہوتی ہیں الامان والحفیظ۔ اور ان سب کا بھی اہم حصہ آگ، روشنی، موم بتیاں، پٹاخے، آتش بازی اور لکی ایرانی سرکس میں آگ کے کرتب ہی ہوتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

☆ لاہور جیسے بڑے شہر میں اتنے مزار ہیں کہ ہر روز کہیں نہ کہیں کسی صاحبِ مزار کا "عرس شریف" منایا جاتا ہے جس کا اہم حصہ دیگر شرک و بدعات کے ساتھ ساتھ لائٹنگ، چراغاں اور آتش بازی ہی ہوتا ہے۔

☆ ہر ماہ کسی نہ کسی قومی دن کی تقریبات کا اہتمام جاری رہتا ہے جن پر پورے شہر کو جھنڈیوں اور روشنیوں سے سجانے کا کام ہفتہ عشرہ پہلے شروع کر دیا جاتا ہے اور مہمانانِ خصوصی کی آمد پر آتش بازی ان تقریبات کو گولہ بارود کی تقریب بنا دیتی ہے۔

☆ نیوائیر ڈے، ویلنٹائن ڈے، مدر ڈے، فادر ڈے، بسنت ڈے، یوم پاکستان، جشن نوروز، یوم مئی، جشنِ آزادی، جشنِ عید میلاد النبی، یوم دفاع، قائداعظم کی برسی، اقبال ڈے، کرسمس، نیوائیر نائٹ، نابیناؤں کا عالمی دن، خواتین کا عالمی دن، بچوں کا عالمی دن، شبِ معراج، شب برات، چاند رات، عید الفطر، عید الاضحیٰ، ٹرو، مرو، صنعتی میلے، بچوں کے میلے، میراتھن ریس، کھیلوں کے مقابلے، کرکٹ میچ، محرم کی دس روزہ تقریبات، گھریلو سطح پر برسیاں، شادیاں، مہندیاں، مائیاں، بچوں کے پاس ہونے پر دعوتیں، سالگرہ، چہلم، دسویں، آئے دن مختلف محکموں کی طرف سے تقریبات اور سیمینارز، چڑیلوں کا دن، دیوالی، ہولی، بیساکھی، ایسٹر۔ غرض آئے دن کوئی نہ کوئی تقریب جاری رہتی ہے اور شیطان ہماری قوم کو وقت ضائع کرنے اور پیسے کو آگ لگانے میں مشغول میں لگائے رکھتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ سے آرائش؟:

لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خوشی کے موقع پر یا بغیر کسی خوشی کے اپنے گھر، اپنے مکان، اپنی دکان، اپنی گاڑی، غرض ہر شے کی آرائش کرنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ اتنی چھوٹی باتوں پر نہیں پکڑتے۔ ایسے لوگ اسلامی احکامات سے ناواقف ہیں اگر انہوں نے احادیث کا مطالعہ کیا ہوتا تو انہیں معلوم ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام نے ایسی آرائش کو ناپسند کیا ہے جس کا اصل ضرورت سے کوئی تعلق نہ ہو۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو اپنے بیٹے کے ولیمہ کی دعوت پر بلایا۔ وہ ان کے ہاں گئے۔ کمرے میں سبز پردے اور تکیے رکھے ہوئے دیکھے۔ آپ نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا ''ہمیں عورتوں نے مجبور کیا تھا۔'' ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ کام اور کوئی کرے گا مجھے یہ توقع ہرگز نہیں تھی کہ عمر رضی اللہ عنہ کے گھر والے بھی عورتوں سے مغلوب ہو جائیں گے۔ واللہ! میں تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا، یہ کہہ کر وہ (کھانا کھائے بغیر) چلے گئے۔

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب هَلْ يَرْجِعُ اذارای منکرًا فی الدعوة۔ باب نمبر: ٧٧)

آرائش لائٹنگ سے ہو یا جھنڈیوں سے، کپڑوں سے ہو یا پھولوں سے یا کسی اور چیز سے یہ سب جائز نہیں ہے۔

ایک بار رسول اللہ ﷺ ایک غزوے سے لوٹے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے گھر میں ایک پردہ لٹکایا، استقبال کرنے کی خوشی میں۔ آپ نے جب پردہ دیکھا تو سلام کا جواب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں دیا اور غصے سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں دولت اس لیے نہیں دی کہ مٹی اور پتھر کو پہنایا جائے۔ (مسلم: ١٥٨/٦۔ مسند احمد ٢٧٤/٦۔ ابو عوانہ ٢٥٣/٨/ ١ آداب الزفاف فی السنہ المطھرہ علامہ البانی)

اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے پردے کو پھاڑ کر تکیے بنا لیے تو اس پر آپ ﷺ نے کچھ نہیں کہا۔

یہ پردہ ایک کپڑا تھا دوسرے مصرف میں آ سکتا تھا لیکن لائٹنگ یا آتش بازی کی آرائش تو پردے سے بھی زیادہ بے کار اور عبث ہے لہٰذا اس قسم کی آرائش بے جا شوق ہونے اور غیر مسلموں کی مشابہت کی وجہ سے درست نہیں ہے۔

کھلونے، آلات اور جوتوں میں بلب کا استعمال:

مختلف کھلونے اور آلات، پنسل، قلمیں، شاپرز، بچوں کے جوتوں وغیرہ میں بھی ننھے ننھے بلب لگائے جاتے ہیں جن پر دباؤ پڑے یا جب کھلونے اور آلے کو ہلایا یا چلایا جائے تو اس وقت وہ ننھا بلب جل کر روشنی پیدا کرنے لگتا ہے۔ اس قسم کے بلب بیٹری سیل سے جلتے ہیں۔

شرعی نقطۂ نگاہ سے یہ آرائش فضول ہے، یہ نمائش بھی ہے جب کہ نمود و نمائش اسلام میں حرام ہے۔ یہ فضول خرچی اور حرام خرچی بھی ہے۔

کافر قوموں کی مشابہت حرام:

رسول اللہ ﷺ نے عبادات، عادات اور معاملات غرض کسی بھی کام میں کافروں، مشرکوں، یہودیوں، عیسائیوں، سکھوں، ہندوؤں، پارسیوں، فاسقوں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطانوں کی مشابہت سے مسلمانوں کو روکا ہے۔ آپ نے فرمایا: **من تشبه بقوم فهو منهم** ”جو کسی قوم کی مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے۔ (سنن ابی داؤد : ۴۰۳۱) نیز فرمایا: **مَنْ تَشَبَّهَ بغیر نا فَلَیْسَ مِنَّا ولا تَشَبَّهُوْا بالْیَهُوْدَ ولا النّصاریٰ** ......

”غیروں کی مشابہت کرنے والا ہم میں سے نہیں، نہ یہودیوں کی مشابہت کرو اور نہ نصاریٰ کی۔ (صحیح الجامع الصغیر وزیادته :۲/ ۵۵۶ ح ۵۴۳۴۔ صحیح الترغیب وترھیب : ۲۷۲۳ ۔ سلسلة الاحادیث الصحیحه : ۲۱۹۴)

جو شخص جس قوم کی عادات اور حلیہ اختیار کرتا ہے، ان کے تہوار مناتا ہے، خوشی غمی پر ان کی رسموں کی نقل کرتا ہے، ان جیسے کام کر کے خوش ہوتا ہے یقیناً وہ انہی کا بھائی بند ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنا عاق قرار دیا اور اپنی نسبت سے دور کر دیا ہے۔ وہاں اگر وہ توبہ کر لے اور غیر قوموں کی مشابہت سے باز آ جائے تو وہ اس وعید سے بچ سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو کافر قوموں کی کوئی بھی مخصوص عبادت یا رسم انتہائی ناپسند تھی اس کی تفصیل احادیث میں جا بجا ملتی ہے۔ یہاں ہم صرف چند مثالیں دیں گے جن کا تعلق آگ ہی سے ہے۔

☆ انس رضی اللہ عنہ اور بعض دوسرے صحابہ سے روایت ہے کہ نماز کے لیے لوگوں کو جمع کرنے کا مسئلہ زیرِ غور آیا تو کسی نے کہا گھڑیال بجا لیا کریں، کسی نے کہا عیسائیوں کی طرح بگل بجا لیا کریں، کسی نے کہا آگ روشن کر لیا کریں۔ رسول اللہ ﷺ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے کوئی بھی تجویز پسند نہیں آئی (کہ یہ سب عیسائیوں، یہودیوں، آتش پرستوں کے طریقے تھے) بالآخر اذان کا طریقہ پسند کیا گیا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے صحیح بخاری، کتاب الاذان، ح: ۶۰۳، ۶۰۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، ح: ۷۴۳۔ سنن ابی داؤد)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اسماء رضی اللہ عنہا نے تاکید کی تھی کہ ان کے جنازے کے ساتھ آگ نہ رکھی جائے۔ (دیکھیے موطا امام مالک: ۵۲۵، ۵۲۶)

☆ امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ ناپسند کیا کہ جنازے کے سامنے یا ساتھ آگ یا عود کی انگیٹھیاں لے جائی جائیں۔ کیونکہ اس میں آتش پرستی کی مشابہت ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے سورج نکلتے اور غروب ہوتے وقت نماز ادا کرنے سے یہ کہہ کر روکا کہ اس وقت سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا اور غروب ہوتا ہے۔ اور اس وقت مشرک سجدہ کرتے ہیں۔

کیونکہ سورج کو مشرک قومیں دیوتا مانتی ہیں۔ یہ آگ ہی سے بنا ہے، اور شیطان طلوع و غروب کے وقت اس قدر خوش ہوتا ہے کہ مشرکوں کو سورج کے سامنے ماتھا ٹیکتے ہوئے دیکھتا اور خود سامنے کھڑا ہو کر سورج پرستی سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

اسی وجہ سے امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ نے اس جگہ نماز پڑھنے کو ناپسندیدہ کہا ہے جہاں سامنے سجدہ گاہ کی طرف آگ رکھی ہو۔ (دیکھیے اقتضاء الصراط المستقیم)

☆ عبداللہ ابن قرطبی نے ایک بارات میں دیکھا کہ دلہن کے آگے جگہ جگہ آگ جل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی ہے۔ انہوں نے کوڑے کے ساتھ شادی میں شامل لوگوں کو پیٹا (وہ گورنر تھے) ۔صبح منبر پر بیٹھے اور فرمایا: اللہ اس رات والی دلہن پر لعنت کرے۔ ان لوگوں نے کئی جگہ آگ جلا رکھی تھی اور کافروں کے ساتھ مشابہت کر رکھی تھی اور اللہ کافروں کا نور بجھانے والا ہے۔(الاصابه و حياة الصحابه)

ضروریات میں آگ کا اسراف:

رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں آگ بغیر ضرورت کے کہیں نظر نہیں آتی۔ کھانا پکانے یا گھر میں ضرورت کے وقت دیا جلانے کے علاوہ آپ ﷺ نے آگ کو استعمال نہیں کیا اور وہ بھی حالت یہ تھی کہ دو دو مہینے تک گھر میں چولہا نہیں جلتا تھا، صرف ستو، دودھ، کھجور، شہد، پانی وغیرہ پر، گزر بسر ہوتی تھی ۔ گویا وہاں رنگا رنگ پکوان، اور ملکی و غیر ملکی پکوانوں کے نام اور ان کے پکانے کے طریقے رٹنے کی بجائے جس حالت میں اللہ نے پکا کر چیزیں ہمارے سپرد کی ہیں انہیں اسی حالت میں کھانے کا رواج زیادہ تھا اور اپنے ہاتھوں پکا کر کھانے کا رواج کم۔ یہ درست ہے کہ بعض چیزیں بغیر پکائے کھائی ہی نہیں جا سکتیں جیسے گوشت وغیرہ۔ لیکن انہیں بھی سادہ طریقے سے ابال لیا جاتا یا پکایا جاتا تھا۔

دورِ حاضر کی طرح گھنٹوں پیٹ بھرنے اور زبان کا چسکا لگانے کے جتن نہیں کیے جاتے تھے۔ (دیکھیے کتابچہ ''وہ خوش قسمت کھانے جو نبی ﷺ نے کھائے'' مشربہ علم و حکمت)

گرم گرم کھانا نہیں:

رسول اللہ ﷺ کا آگ سے بچنے کا یہ عالم تھا کہ آپ گرم کھانا بھی نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھاتے تھے۔ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا جب ثرید بناتیں تو اسے کچھ دیر کے لیے ڈھانپ کر رکھ دیتیں جب اس کی گرمی ختم ہو جاتی تو پھر کھاتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انّه اعظم لِلبَرَكة. "بے شک اس طرح کھانے میں بڑی برکت ہوتی ہے۔" (مسند احمد: ٣٥/٦ - ح: ٢٧٩٨)

ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب تک کھانے کی گرمی ختم نہ ہو مت کھاؤ۔

(بیہقی الاروا: ٢٠٣٨ - السلسلة الاحادیث الصحیحه: ٣٩٢ الجزء الاول).

دورِ حاضر میں ہم کھانے کی عادت پر غور کریں۔ گرم گرم کھانا اور ہر بار گرم کھانا، چائے جیسی گرم چیزیں پینا ہماری عادت ہو چکی ہے۔

بہرحال ضرورت کے کھانے کی حد تک پکانا، آگ جلانا درست ......لیکن ہم نے تو اور بھی بہت سے کاموں میں آگ کو ضرورت سے زیادہ شامل کر رکھا ہے۔ مثلاً گھروں میں ایک لائیٹ کی ضرورت ہو تو کئی لائیٹیں لگانا اور جلانا، پنکھے، بیٹری، استری، ٹیپ ریکارڈر، کمپیوٹر، ٹی وی، وی سی آر، گیزر، روم کولر، اے سی اور دیگر برقی اور گیس سے چلنے والی چیزوں کا بغیر ضرورت یا ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا، اسی طرح بغیر ضرورت پیٹ کو کئی قسم کے کھانوں سے بھرنے کے لیے بازاروں، ہوٹلوں اور سڑکوں پر چولہے، اوون، تنور اور بھٹیوں کا جلتے رہنا۔

چند قدم کے فاصلے پر بھی جانا ہو تو گاڑی، رکشہ، موٹر سائیکل یا کار وغیرہ کا استعمال ،جس کا نقصان یہ ہے کہ ہم ڈیزل یا سی این جی جلا کر اپنے جسم کے لیے بیماری اور موٹاپا مول لیتے ہیں۔ گاڑیوں اور فیکٹریوں کا دھواں ہمارے اندر جا کر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری صلاحیت، صحت اور قوت کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے۔ واک کے لیے ڈاکٹر مشورے دے تو ہمارے لیے اس پر عمل کرنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ جب کہ اگر ہم پیدل چلنے کی عادت اپنا لیں تو موٹاپے اور بیماری سے نجات پا سکتے ہیں۔ ہاں دور جانا ہو، وقت کم ہو تو یہ سواریاں اللہ کی نعمت اور ہماری سہولت کے لیے ہیں، ان کا استعمال شکرانِ نعمت ہے۔ کسی بھی ہسپتال میں جا کر سروے کیجیے ہر بیماری کے پیچھے مرغن غذائیں (جنہیں آگ ہی پکاتی ہے) یا ٹریفک حادثات یا جلنے کے واقعات ہی نظر آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ضرورت کے وقت اپنی نعمتوں کے استعمال کی اجازت دی ہے۔ فرمایا:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۔

"کھاؤ پیو اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک وہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔ (الاعراف: ۳۱)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ (مسلم، کتاب اللباس والزینه، باب کراهة مازاد علی الحاجة من الفراش واللباس)

"ایک بستر تمہارے لیے، ایک تمہاری بیوی کے لیے، تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں بستر کی مثال دے کر سمجھایا گیا ہے کہ جس چیز کی جتنی حقیقی ضرورت ہے اس کے استعمال کا جواز ہے لیکن جب وہ حقیقی ضرورت سے تجاوز کر جائے تو اس کا استعمال گویا شیطانی استعمال ہے اس میں خیر و برکت نہیں رہتی۔

غور کیجیے! روشنی کرنے، کھانا پکانے، کسی ضرورت کے وقت مشین چلانے کے لیے سوئی گیس، بجلی، یا آگ کا استعمال بجا لیکن شادی یا کسی تقریب پر لائٹنگ سے آپ نہ کھانا پکاتے ہیں، نہ مشین چلا کر کوئی ضرورت پوری کرتے ہیں۔ ہاں اپنے مال اور اللہ کی نعمت کا ضیاع ضرور کرتے ہیں۔ دکان، مکان، نہریں، سڑکیں، پل، پٹرول پمپ، پلازے، شادی گھر ان سب میں رات کے وقت روشنی کے لیے لائیٹ جلانا ضرورت ہے لیکن انہیں روشنی کے ہاروں سے سجانا، آگ کی بیٹریاں پاؤں سے سر تک ڈالنا، قمقموں سے مختلف جانداروں یا چیزوں کے مجسمے بنانا گناہ در گناہ اور مشرک اقوام کا فعل ہے۔ جن سے شیطان خوش ہوتا ہے اور ربِّ کریم ناراض ہوتا ہے۔

دوسروں کی حق تلفی:

جب انسان اپنی ضروریات یا اپنے حصے سے زائد چیز لیتا یا اس کا استعمال کرتا ہے تو اصل میں وہ اپنے دوسرے بھائی کا حق مارتا ہے۔ کیونکہ یہ چیز اصل میں اس کا حصہ تھی، ہم نے اسے محروم کر دیا، اس محرومی کی وجہ سے اسے جو تکلیف یا نقصان پہنچے گا اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ یقیناً ہم۔

جب پورے شہر میں لائٹنگ کی جاتی ہے تو بجلی حد سے زیادہ استعمال ہوتی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ نتیجہ یہ کہ غریبوں کے علاقے اور گھر تاریکی میں ڈوبے رہتے ہیں۔ لوڈ شیڈنگ کر کے اس کے استعمال کو کنٹرول کرنا پڑتا ہے۔ نہ معلوم کتنے غریب طالب علم رات کو پڑھ نہیں سکتے۔ اور ان کی سارے سال کی محنت اور فیسیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ کتنے ہی مریض بجلی نہ ہونے کی وجہ سے طبی امداد سے محروم رہ کر مزید تکلیف سے دوچار ہوتے ہیں یا جان ہی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ بجلی بند ہونے کی وجہ سے کتنے لوگ پانی سے محروم بیٹھے رہتے ہیں۔

غرض ہم کھیل، تماشے کے لیے لائیٹنگ کرتے ہیں جس سے نہ صرف شیطان خوش ہوتا ہے بلکہ ہمارے دیگر کمزور بہن بھائی اس نعمت سے محروم رہ کر حقیقی ضروریات بھی پوری نہیں کر پاتے۔ حالانکہ مسلمان کی تعریف تو یہ بتائی گئی ہے۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ.

"مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں۔"

(مسلم ، کتاب الایمان ، باب بیان تفاضُلِ الاسلامِ وَاَیِّ اُمورِہٖ افضَلُ :٦٨)

نعمتوں کی جواب دہی:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تزول قدما ابن آدم یوم القیمة عند ربه حتّٰی یسأل عن خمسٍ: عمره فیما افناه ، وعن شبابه فیما ابلاه ، وعن ماله من این اکتسبه وفیما انفقه وماذا عمل فیما علم .

"قیامت کے روز ابنِ ادم کے پاؤں اپنی جگہ سے تب تک نہیں ہل سکیں گے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تک کہ وہ ان چیزوں کا حساب نہ دے لے۔ اس کی عمر کے بارے میں کہ کہاں اسے برباد کیا؟ جوانی کے بارے میں کہ کہاں اسے صرف کیا؟ کہاں سے کمایا؟ کہاں خرچ کیا؟ علم پر کتنا عمل کیا؟ (سنن ترمذی : ح: ١٩٦٩، حسن حدیث)

لہٰذا ایک مسلمان کو فکر مند ہونا چاہیے، اور ہر کام اور ہر چیز کے استعمال کے وقت یہ سوچ لینا چاہیے کہ کیا روزِ آخرت وہ جب اللہ کے سامنے جواب دہی کے لیے کھڑا ہوگا تو اپنے وقت، اپنے مال، اپنی عمر، اپنے علم، اپنے عمل، کے بارے میں کوئی معقول جواب دے سکے گا؟

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ. (التکاثر)

"اس روز (قیامت) تم سے ان نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا۔"

مومن کے لیے عیش و عشرت کی ممانعت :

رسول اللہ ﷺ نے بار بار ایک مومن کو یہ سمجھایا کہ دنیا میں وہ عیش و عشرت کے لیے نہیں آیا بلکہ اس امتحان کے لیے آیا ہے کہ وہ اللہ کی فرماں برداری کرتا ہے یا نافرمانی۔ آپ نے فرمایا: الدنیا سجن المومن وجنة الکافر: "دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔"

(مسلم، اوائل کتاب الزهد والرقائق : ٢٩٥٦ - ریاض الصالحین : ٤٧٠)

مسلمان کی جنت آخرت میں ہے۔ وہ اس قید خانے میں گویا کمرہِ امتحان میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بند ہے، وہ اس کمرے کی آرائش وزیبائش، اور اس میں موجود کھیل تماشے سے دل بہلانے کے لیے نہیں آیا، وہ تو کافر اور مشرک ہیں جو اس کمرۂ امتحان کی آرائش زیبائش کھیل تماشے میں مگن ہو کر آخرت بھول گئے، وہ اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ اللہ کا عذاب ان کو اس غفلت میں اچانک آ دبوچے گا۔

ایک مسلمان کے لیے یہ ساری آرائش، زیبائش اور آسائشیں آخرت میں جنت کی صورت پہلے سے تیار کر کے رب نے رکھی ہیں۔ وہ ایسی آرائشیں ہیں جن سے جان، مال، جسم کو ذرہ بھر بھی خطرہ لاحق نہیں بلکہ لحہ بہ لحہ، حسن، صحت، جوانی اور عیش و عشرت سے لطف اندوز ہونے میں اضافہ ہوگا۔ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ (الواقعہ: ۳۴) نہ وہ ختم ہوں گی نہ ان کے استعمال پر یا ان سے لطف اندوز ہونے کی کوئی ممانعت ہوگی۔ جنت کی یہی وہ نعمتیں ہیں جن کی خواہش خواہش کرنے والوں کو کرنی چاہیے۔ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ (المطففین: ۲۶) "سو یہی وہ (نعمتیں) ہیں جن کی رغبت، رغبت کرنے والوں کو کرنا چاہیے۔"

ڈرو آگ سے اللہ کے بندو!:

بوقت ضرورت استعمال درست لیکن جب ہم ہر وقت اس آگ کے حصار اپنے چاروں طرف رکھیں گے، آگ ہی سے محفلوں اور تقریبات کو رونق دیں گے، آگ ہی سے دکانیں چمکا کر سامان فروخت کریں گے تو پھر اس آگ سے ہمارا ڈرنا، ہمارا محتاط رہنا اور اس آگ کو دیکھ کر جہنم کی آگ یاد آنے پر کانپ اٹھنا یہ بھلا کیسے ممکن ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ کہیں اللہ تعالیٰ ہمیں وہی بات نہ کہہ دے جس کی اس نے کافروں کو کہنے کی خبر دے رکھی ہے:۔

وَ يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ.

''اور جس دن کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے (تو انہیں کہا جائے گا) تم دنیا کی زندگی میں پاکیزہ چیزوں میں سے اپنا حصہ لے چکے اور ان سے مزے اڑا چکے، آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔ یہ ان باتوں کا بدلہ ہے کہ تم زمین میں ناحق اکڑ رہے تھے اور نافرمانی کرتے تھے۔'' (الاحقاف: ۲۰)

ہم اپنی عملی زندگی میں کافروں، مشرکوں، یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں، آتش پرستوں، فاسقوں اور فاجروں کی نقالی کر رہے ہیں۔ انہی کے کام اور انہی کی عادات ہمیں پسند ہیں، ہماری نظروں سے ان صالح مومنوں کی راہیں کیوں اوجھل ہیں جن کا یہ حال تھا کہ آگ کے عذاب کو یاد کر کے ان کی ہچکیاں بندھ جاتی تھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جہنم کی آگ یاد آئی تو وہ رونے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا جہنم کی آگ یاد آ گئی۔ (سنن ابی داؤد، کتاب السنہ المیزان)

عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (سورہ مریم: ۷۱) تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا جہنم سے گزر نہ ہو، یاد آیا تو یہ سوچ کر رونے لگے کہ نا معلوم ہم بچ پائیں گے یا نہیں؟ (مستدرک حاکم، کتاب الاھوال ۷۳) عمر رضی اللہ عنہ تلاوت کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے جب سورہ طور کی اس آیت پر پہنچے اَنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ (بے شک تمہارے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے) تو اتنا ڈرے کہ بیمار پڑ گئے اور لوگ آپ کی عیادت کے لیے آنے لگے۔ (الجواب الكافي ص: ٧٧)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے راہ چلتے راستے میں لوہار کی دکان پر بھٹی سے نکلتا ہوا گرم لوہا دیکھا تو جہنم کی آگ کا منظر یاد آ گیا اور دیر تک روتے رہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک روز ٹھنڈا پانی پیا تو وہ رونے لگے۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا وہ آیت یاد آ گئی جس میں یہ ہے کہ جہنمی اہلِ جنت سے درخواست کریں گے تھوڑا سا پانی ہمیں دے دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے ہی کچھ پھینک دو تو وہ کہیں گے کہ اسے اللہ نے اہلِ دوزخ پر حرام کیا ہے۔

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ مندرجہ ذیل آیت کو بار بار پڑھ کر روتے رہے، یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ اِذَا الْاَغْلَالُ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُوْنَ . فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ .

"جب طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں ہوں گی جن سے پکڑ کر وہ کھولتے پانی کی طرف گھسیٹے جائیں گے پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔" (تنبیہ الغافلین)

ربیع بن خُثیم رحمہ اللہ ایک تنور کے پاس سے گزرے، وہاں دہکتی آگ کو دیکھ کر یہ آیت یاد آ گئی۔ "اِذَا رَاَتْهُمْ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا (جب جہنم کافروں کو دور سے دیکھے گی تو کافر جہنم کا چیخنا چنگھاڑنا سن لیں گے) وہ اتنا روئے کہ بے ہوش ہو گئے، لوگ اٹھا کر گھر لائے عبداللہ بن مسعود انہیں ظہر تک ہوش

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لانے کی کوشش کرتے رہے۔

مالک بن دینار کہتے ہیں اگر میرے بس میں ہوتا تو میں کبھی نہ سوتا کہ کہیں سوتے میں مجھ پر اللہ کا عذاب نہ آجائے۔ اور اگر میرے پاس مددگار ہوتے تو میں انہیں ساری دنیا میں یہ منادی کرنے کے لیے بھیج دیتا، يَاأَيُّهَا النَّاسُ اَلنَّار اَلنَّار :لوگو خبردار ہو جاؤ آگ سے۔

یزید بن ہارون کی آنکھیں بہت خوبصورت تھیں حسن بن عرفہ کہتے ہیں :ایک مدت بعد میں ان سے ملا تو ان کی آنکھیں ضائع ہو چکی تھیں۔ میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا: بَكَاءُ الْاَسْحَار ''سحر کے وقت اللہ کے حضور گریہ زاری کرنے سے۔

رَبَّنَا وَقِنَا عَذَابَ النّار .

''اے ہمارے رب ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔'' آمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اصلاح معاشرہ سیٹ

1۔ غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم		65/-
2۔ صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار	مریم خنساء	75/-
3۔ لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟	محمد مسعود عبدہ	18/-
4۔ بسم اللہ دعاء وشفاء		26/-
5۔ طاؤس ورباب		45/-
6۔ ٹی وی گھر میں کیوں؟		28/-
7۔ نام اور القاب قرآن وسنت کی روشنی میں		60/-
8۔ تصویر ایک فتنہ		18/-
9۔ والفجر		18/-
10۔ استخارہ کیوں اور کیسے		15/-
11۔ ایمان کی ادنیٰ شاخ		15/-
12۔ بدعت کیا ہے؟		30/-
13۔ حدود کی حکمت نفاذ، تقاضے، قتلِ غیرت		30/-
14۔ مشکوک اشیاء سے پرہیز		25/-
15۔ معمولی چیزوں کا لین دین		18/-
16۔ دعا، اذکار اور انگلیاں		18/-
17۔ تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ		25/-
18۔ ماہ ذوالحجہ کے فضائل		12/-
19۔ چند آیات کی تفسیر اور عمل صحابہ	مریم خنساء	
20۔ اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار		30/-
21۔ صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو	مریم خنساء	40/-

مشربہ علم وحکمت
0321-4609092
[illegible]